خواہش مسرت ہے، تو اس کے فلسفہ کا رخ قدریت سے جبریت کی طرف پھر جاتا ہے۔ شاپنہار (Schopenhauer) جس ارادہ کو انسان سے لیکر جمادات تک سب چیزوں میں کارفرما دیکھتا ہے وہ ہرگز وہ ارادہ نہیں ہے جس کی آزادی پر قدریت کی بنیاد قائم ہے۔

اس میں شک نہیں کہ کانٹ (Kant) فشٹے (Fischte) اور ہیگل (Hegel) جیسے اکابر فلسفہ نے قدریت کی طرف میلان ظاہر کیا ہے، سقراط نے آزادی ارادہ کی حمایت کی ہے، افلاطون نے انسان کے لئے اختیار ثابت کیا ہے، ارسطو نے اختیاری اور اضطراری افعال میں تمیز کرکے انسان کو ایک حد تک آزاد اور ایک حد تک مجبور قرار دیا ہے، خریسیفوس رواقی (Chrysippus) نے جبریت اور اخلاقی ذمہ داری میں توافق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، اور فلاسفۂ اسلام میں سے ایک گروہ نے لاجبر و لا تفویض ولکن امرٌ بین الامرین کا مذہب اختیار کیا ہے، مگر یہ سب کچھ حکمت نظری کی خاطر نہیں بلکہ حکمت عملی کی خاطر ہے ورنہ جہاں تک خالص مابعد الطبیعی نقطۂ نظر کا تعلق ہے، اس کی رو سے جبریت کا پلڑا، قدریت کی بہ نسبت بہت زیادہ جھکا ہوا ہے، اور فلاسفہ کا اختلاف زیادہ تر جبریت اور قدریت کے اختلاف کی طرف نہیں بلکہ جبریت خالصہ اور جبریت متوسط کے اختلاف کی طرف راجع ہوتا ہے۔ (باقی)۔

منظر الکرام

حیدرآباد دکن کے مشاہیر حاضرہ کا تذکرہ جس کو کتبخانہ مغز باب حکومت اور تحت کے اکثر دفاتر کے کتبخانوں کے لئے خرید اجاچکا ہے اس کے سوا کتب خانہ آصفیہ کتبخانہ جامعہ عثمانیہ کتبخانہ دارالترجمہ میں بھی کتاب خریدی گئی ہے سرکار عالی کے سررشتہ تعلیمات نے بروئے گشتی اس کتاب کو حوالہ جات کی ایک مفید کتاب قرار دیا ہے قیمت چھ روپے

سید منظر علی والنٹیر کلب خیریت آباد حیدرآباد